مسئلہ فقہی

ھدایہ جلد ثالث ص۹۸ پر باب بیع سلم میں سلم کے ضمن میں استثراء کا ایک مسئلہ بیان ہوا ہے ولھذا یکتفی بذلك الكيل في الشرى في الصحيح لانہ نائب عنہ في الكيل والقبض في عين اثر المشتري (ھدایہ ج۳ ص۹۸)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ موجودہ معاشرہ میں کوئی شخص گھر سے نکلتا ہے اس نے کئی کام کرنے ہیں وہ کسی کریانہ مرچنٹ کی دکان پر ایک پرچی جسمیں 1کلوگرام چینی 1کلوگرام چنے 1کلو چاول لکھے ہوئے تھے پکڑاتا ہے کہ بھائی یہ سامان وزن کرکے یا نکال کر رکھو میں واپسی پر اٹھالونگا اور رائج یہ ہے کہ اس سامان کو دکاندار اپنے تھیلیوں میں ڈال دیتا ہے یعنی مشتری اپنے تھیلے یا شاپر وغیرہ نہیں لاتا تو واپسی پر اس شخص کیلئے وہ سامان (جو پرچی پر لکھا ہوا تھا اور اب وزن کرکے تھیلیوں میں ڈال دیا گیا ہے) لینا شرع میں کیا حکم رکھتا ہے؟ اگر جائز نہیں تو کس وقت جبکہ ابتلاء عام ہے تو دکاندار نیابتی صورت گاہک انتہائی کھو کیا صورت اپنائی جائے کہ معاملہ درست ہو جائے۔

اگر گاہک سامان لیتے وقت وزن کے اعتبار سے مطالبہ نہ کرے بلکہ اس طرح کہے کہ کل سامان کتنے کا ہوا یا اس طرح کوئی لفظ تعبیر کرے تو کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ الفاظ جدا کر لینے کے باوجود دکاندار کے تھیلیوں میں سامان اس گاہک کی عدم موجودگی میں ڈالا گیا ہے؟

المستفتی محمد ارشد

Scanned by CamScanner

جامعہ خیر المدارس ملتان
24 MAR 2007

الجواب

مشتری کی موجودگی میں کیل کا ہونا ضروری ہے۔
اسکی عدم موجودگی میں جو کیل ہوا ہے وہ شرعاً کافی نہیں ہے
ولا معتبر بکیل البائع قبل البیع وان کان بحضرۃ المشتری
لانہ لیس صاع البائع والمشتری ولا بکیلہ بعد البیع بغیبۃ المشتری
لان الکیل من باب التسلیم لان بہ یصیر المبیع معلوماً ولا تسلیم
الا بحضرتہ - ولو کالہ البائع بعد البیع بحضرۃ المشتری فقد قیل لا یکتفی بہ
لظاہر الحدیث فانہ اعتبر صاعین والصحیح انہ یکتفی بہ (ای بکیل الواحد)
لان المبیع صار معلوماً بکیل واحد وتحقق معنی التسلیم (ھدایہ ج۳ ص۷۵)
باقی حدیث پاک میں جو دو مرتبہ تولنے کا تذکرہ ہے "نھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الطعام حتی یجری فیہ صاعان صاع البائع
وصاع المشتری" اسکا مصداق بیع سلم کی مخصوص صورت ہے۔ وہ یہ کہ
مثلاً ایک آدمی نے کسی سے بیع سلم کی دس من گندم میں جب مدت
پوری ہوگئی تو بائع نے ایک دوسرے شخص سے دس من گندم خریدی اور مشتری سے
کہا کہ جاؤ اس گندم پر پہلے میری طرف سے قبضہ کر کے پھر اپنے لیے
قبضہ کر لینا۔
تو اس صورت میں دو کیل ضروری ہیں کہ مشتری ایک کیل بائع کیلیے
کرے اور دوسرا کیل اپنے لیے۔
چنانچہ ھدایہ میں ہے ومن اسلم فی کر حنطۃ فلما حل الاجل
اشتری المسلم الیہ من رجل کراً وامر رب السلم بقبضہ قضاء لم یکن قضاء
وان امرہ ان یقبضہ لہ ثم یقبضہ لنفسہ فاکتالہ لہ ثم اکتالہ لنفسہ جاز
لانہ اجتمعت الصفقتان بشرط الکیل فلابد من الکیل مرتین لنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من بیع الطعام حتی یجری فیہ صاعان ۔ وھذا ھو محمل الحدیث (ص ۹۹ ج ۳)

صورتِ مسئولہ میں طریقِ جواز یہی ہے کہ مشتری یا تو اپنے سامنے سامان کیل کروائے یا پھر گھر جا کر خود ہی کیل کر لے تاکہ دوسرے کا حق کھانے والا نہ ہو کیونکہ سامان اگر زیادہ نکلا تو وہ بائع کو واپس کرنا ہوگا ۔ کیونکہ وہ اسی کی ملک ہے ۔ فقط واللہ اعلم

المجیب عبد الجبار مجروتی

متخصص فی الفقہ سال دوم

بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

۲ / ۳ / ۱۴۲۸ ھ

مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان

دار الافتاء
جامعہ خیر المدارس ملتان

Scanned by CamScanner